شوال کے چھ روزوں میں قضاءِ رمضان اور شوال کے روزے، دونوں کی نیت کرنا

سوال

شوال کے چھ روزوں میں قضا روزہ اور شوال کا روزہ دونوں نیتیں کرنے سے شوال کے روزہ کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب

نفل روزہ الگ ہے اور فرض کی قضا کا روزہ الگ اور مستقل حیثیت رکھتا ہے، روزہ میں نفل کی نیت کرنے سے وہ نفلی روزہ ہوگا اور قضا کی نیت کرنے سے وہ قضا کا روزہ ہوگا، ایک روزہ میں نفل اور قضا دونوں کی نیت نہیں کر سکتے ہیں؛ لہٰذا شوال کے چھ روزوں یا ذی الحجہ، عاشورہ کے روزوں کے ساتھ، قضا روزوں کی ادائیگی کی نیت کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس لیے اگر شوال کے مہینے میں شوال کے چھ روزوں کی نیت کی ہے تو وہ نفلی روزے ہوں گے، قضا کے نہیں ہوں گے، اور اگر ان دنوں میں قضا کی نیت کی ہے تو وہ قضا کے روزے ہوں گے اور اس سے نفلی کا ثواب نہیں ملے گا۔

اگر یہ گمان ہو کہ شوال کے روزے رکھے تو بعد میں قضا روزے رکھنا مشکل ہوگا تو پہلے قضا روزے رکھنے چاہئیں، بصورتِ دیگر شوال میں نفل روزے رکھ لے، اور پھر قضا کرلے۔

''البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (2/ 299)'':

''ولو نوى قضاء رمضان والتطوع كان عن القضاء في قول أبي يوسفؒ، خلافًا لمحمدؒ، فإن عندهٗ يصير شارعًا في التطوع، بخلاف الصلاة، فإنهٗ إذا نوى التطوع والفرض لايصير شارعًا في الصلاة أصلًا عندهٗ، ولو نوى قضاء رمضان وكفارة الظهار كان عن القضاء استحسانًا، وفي القياس يكون تطوعًا، وهو قول محمدؒ، كذا في الفتاوى الظهيرية.''

''الفتاوى الهندية (1/ 196)'':

''ومتى نوى شيئين مختلفين متساويين في الوكادة والفريضة، ولا رجحان لأحدهما على الآخر بطلا، ومتى ترجح أحدهما على الآخر ثبت الراجح،

كذا في محيط السرخسي. فإذا نوى عن قضاء رمضان والنذر كان عن قضاء رمضان استحسانًا، وإن نوى النذر المعين والتطوع ليلًا أو نهارًا أو نوى النذر المعين، وكفارة من الليل يقع عن النذر المعين بالإجماع، كذا في السراج الوهاج. ولو نوى قضاء رمضان، وكفارة الظهار كان عن القضاء استحسانًا، كذا في فتاوى قاضي خان. وإذا نوى قضاء بعض رمضان، والتطوع يقع عن رمضان في قول أبي يوسف - رحمه الله تعالىٰ - وهو رواية عن أبي حنيفة - رحمه الله تعالىٰ - كذا في الذخيرة.''

''تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (٣/ ١٣)'':

''ولو نوى صوم القضاء والنفل أو الزكاة والتطوع أو الحج المنذور والتطوع يكون تطوعًا عند محمدؒ؛ لأنهما بطلتا بالتعارض، فبقي مطلق النية فصار نفلًا، وعند أبي يوسفؒ يقع عن الأقوى ترجيحاً لهٗ عند التعارض، وهو الفرض أو الواجب.''

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144110200792 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

ٹیوبولر احرام پہننے کا حکم

سوال

ایک خاص قسم کا احرام آج کل رائج ہو رہا ہے، جسے ''ٹیوبولر احرام'' (Tubular Ihram) کہا جاتا ہے، اس میں نیچے پہننے والی لنگی ایک گول (tube نما) کپڑے کی شکل میں ہوتی ہے، یعنی اس کے دونوں کنارے آپس میں ملے ہوتے ہیں۔ بظاہر یہ سلا ہوا محسوس ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ عام سلے ہوئے کپڑوں (جیسے شلوار یا پاجامہ) کی طرح نہیں ہوتا، بلکہ کمپنی کی جانب سے اُسے اِسی ساخت میں تیار کیا جاتا ہے۔ کیا یہ احرام پہننا جائز ہے؟ نیز بعض لوگ اس لنگی کو جسم کا ناف سے اوپر والا حصہ ڈھکنے لیے یعنی چادر کی جگہ پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ برائے کرم راہ نمائی فرمائیں۔